بعض حصوں سے ہم کو اختلاف ہے مگر یہاں ان کے ذکر کا موقع نہیں ہے۔ بہرحال کتاب بہت دلچسپ، مفید اور سزاوارِ تحسین و آفرین ہے اور مصنف کی محنت قابلِ داد ہے۔

محشرِ خیال | از سجاد علی انصاری مرحوم تقطیع خورد ضخامت ۲۸۷ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت بہ اختلاف کاغذ و جلد قسم دوم عا؍ مجلد مع گردپوش عہ؍ قسم اول مجلد مع گردپوش سے؍ پتہ۔ خان الیاس احمد صاحب مجیبی قرول باغ دہلی

سجاد علی انصاری۔ اردو کے نامور ادیب اور ایک جدت طراز انشا پرداز تھے۔ نوجوانی میں دنیا کو خیرآباد کہہ گئے۔ محشرِ خیال ان کے متفرق مضامین نثر و نظم کا مجموعہ ہے جس کا پہلا اڈیشن ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اب مجیبی صاحب نے اس کا دوسرا ایڈیشن کافی اہتمام کے ساتھ چھاپا ہے۔ اس مجموعہ کے شروع میں عرضِ ناشر کے بعد "شعلۂ مستعجل" کے عنوان سے آلِ احمد صاحب سرور نے ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں انھوں نے سجاد کے طرزِ نگارش اور ان کے ماحول کے اثرات پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ پھر معارفِ جمیل کے ماتحت سجاد مرحوم کے چھبیس مضامینِ نثر ہیں جن میں ان کا مشہور ڈرامہ "روزِ جزا" بھی شامل ہے۔ ان مضامین میں ادبی، تنقیدی، اصلاحی اور معاشرتی، تخیلی اور بعض نیم سیاسی ہر قسم کے مضامین ہیں۔ ان مضامین کے بعد ان کی نظمیں اور غزلیات ہیں۔ سجاد کے اس مجموعۂ کلام کو پڑھ کر فاضل مقدمہ نگار کے اس بیان کی تصدیق ہوتی ہے کہ "مہدی افادی نے آزاد کے متعلق جو فقرہ کہا تھا وہ ان پر زیادہ صادق آتا ہے۔ یہ بھی صرف انشا پرداز ہیں" جنھیں کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں" اس کے بعد لکھتے ہیں "سجاد ادب برائے ادب کے نظریئے کی پیداوار ہیں" اس بنا پر سجاد نے عورت اور مذہب سے متعلق اپنے جو خیالات ظاہر کئے ہیں ان کو صرف ایک انشا پرداز کی ادبی اپج سمجھنا چاہئے۔ مرحوم کی نثر اور نظم دونوں میں ایک خاص قسم کی انفرادیت اور جدت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ حسن کی نسبت ان کا نظریہ وہی ہے جو ملٹن کا تھا یعنی "حسن فطرت کا ایک سکہ ہے جس کو عام ہونا چاہئے۔ وہ اس لئے نہیں ہے کہ اس کو جمع کر کے محفوظ